بسم اللہ الرحمن الرحیم

چار رکعات تراویح پڑھا دیں تو سجدہ سہو اور نماز کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک امام صاحب تراویح پڑھاتے ہوئے دوسری رکعت پر بیٹھنے کی بجائے بھولے سے تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے، کسی نے لقمہ نہیں دیا، یہاں تک کہ تیسری رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد پھر چوتھی رکعت بھی ساتھ ملائی اور آخر میں سجدہ سہو کیے بغیر چار رکعتوں پر سلام پھیرا۔ بعد میں مقتدیوں نے بتایا تو امام صاحب کو بھی یاد آ گیا کہ واقعی چار رکعتیں ہوئی ہیں، لیکن امام صاحب نے ان چار رکعتوں کو دو ہی شمار کرتے ہوئے بقیہ بیس کی تعداد مکمل کی۔ شرعی رہنمائی فرما دیں کہ سجدہ سہو کیے بغیر یہ نماز درست ہو گئی یا سجدہ سہو ضروری تھا؟ اگر وہ نماز درست ہو گئی تھی تو یوں اس دن پھر ہماری کل بائیس رکعتیں تراویح ہوئی ہیں؟ برائے کرم تفصیل سے رہنمائی فرما دیں۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں سجدہ سہو کیے بغیر وہ نماز درست ہو گئی اور وہ چار رکعتیں نہیں، بلکہ دو ہی ہوئی تھیں، جس وجہ سے امام صاحب کا ان کو دو ہی شمار کرتے ہوئے بیس کی تعداد مکمل کرنا درست تھا، البتہ ان چار رکعات کی پہلی دو رکعتوں میں جو قرآنِ پاک پڑھا گیا تھا، وہ شمار نہیں ہوا، اگر اس کا اعادہ نہیں کیا گیا تھا، تو اس تلاوتِ قرآن پاک کا اعادہ کرنا ہوگا۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ دو رکعت والی نفل نماز کا آخری قعدہ فرض ہوتا ہے، اگر یہ قعدہ نہ کیا، تو نماز باطل ہو جاتی ہے، البتہ تراویح اگرچہ شرعی اور فقہی اعتبار سے نفل نماز ہے، لیکن اس کا معاملہ عام نفل نماز سے اس طرح جدا ہے کہ اگر دو رکعت تراویح پر قعدہ نہ کیا اور مزید دو رکعت ملا کر ٹوٹل چار رکعات پڑھیں، تو اب عام نفل نماز پر قیاس کرتے ہوئے قعدہ اخیرہ (جو فرض تھا) چھوڑنے کی وجہ سے تراویح کی نماز بالکل فاسد ہو جانی چاہیے، لیکن یہاں پہلی دو رکعت باطل ہونے میں اسی قیاس کو برقرار رکھا گیا اور تحریمہ کے معاملے میں استحسان کا اعتبار کرتے ہوئے تحریمہ کو باقی رکھا گیا، جس وجہ سے دوسری دو رکعات کو درست قرار دیا گیا اور فقط یہی بعد والی دو رکعات شمار کی گئیں، جب یہ فقط بعد والی دو رکعت شمار کی گئیں اور پہلی دو رکعت باطل ہوئیں، تو پہلی دو میں پڑھا گیا قرآنِ پاک بھی شمار نہ ہوا، جس وجہ سے اس کے اعادے کا حکم ہے۔

سجدہ سہو ضروری نہ ہونے کی تفصیل یہ ہے کہ سجدہ سہو اس وجہ سے ہوتا ہے، کہ نماز میں اگر کسی واجب کو ترک کرنے سے کمی رہ گئی ہو، تو سجدہ سہو کے ذریعے اس کمی کو پورا کیا جا سکے، یعنی فقط ترکِ واجب والی کمی کو پورا کرنے کے لیے سجدہ سہو ہوتا ہے، فرض چھوٹ جانے کی وجہ سے رہ جانے والی کمی کو پورا کرنے کے لیے سجدہ سہو نہیں ہوتا، اگر نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے، تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اگر کسی نے چار رکعت فرض پڑھتے ہوئے آخری قعدہ بھولے سے چھوڑ دیا اور مزید ساتھ دو رکعت ملالیں، تو اب فقہائے کرام نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ قعدہ اخیرہ (جو فرض تھا) چھوڑنے کی وجہ سے فرض باطل ہو جائیں گے، اس بطلان کا سجدہ سہو سے ختم ہونا، ممکن نہیں، اس لیے اس پر سجدہ سہو لازم نہیں اور چھ رکعت کے آخر میں سجدہ سہو کیے بغیر نماز مکمل کی تو یہ چھ رکعات نفل بغیر کراہت درست ہو جائیں گی، بالکل اسی طرح ہماری صورتِ مسئولہ میں سجدہ سہو کی وجہ سے پہلے شفع کے فساد کا سجدہ سہو سے ختم ہونا، ممکن نہیں، اس لیے سجدہ سہو کی حاجت نہیں تھی اور سجدہ سہو کے بغیر نماز درست ہو گئی۔

<u>یہ چار رکعت دو کے قائم مقام ہو کر درست ہونے کے دلائل:</u>

فتاویٰ قاضی خان اور بحر الرائق میں ہے: واللفظ للثانی "فلو صلى الإمام أربعا بتسليمة ولم يقعد في الثانية فأظهر الروايتين عن أبي حنيفة وأبي يوسف عدم الفساد وقال أبو جعفر وابن الفضل تنوب عن واحدة وهو الصحيح كذا في الظهيرية والخانية و في المجتبى وعليه الفتوى" **ترجمہ: اگر امام نے چار رکعت پڑھا دیں اور دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا، تو شیخین رحمہما اللہ کی دو روایتوں میں سے اظہر روایت کے مطابق فاسد نہیں ہوئیں اور امام ابو جعفر اور ابن الفضل نے فرمایا چاروں رکعات ایک سلام (یعنی دو رکعت) کے قائم مقام ہو جائیں گی اور یہی صحیح ہے، جیسا کہ ظہیریہ اور خانیہ میں ہے اور مجتبیٰ میں ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے۔** (بحر الرائق، کتاب الصلوٰۃ، صلوٰۃ التراویح، جلد 2، صفحہ 72، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مقامات پر اس مسئلہ کے متعلق کلام فرمایا اور تراویح میں دو کے قائم مقام ہی فرمایا، چنانچہ جد الممتار میں ایک مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "الصحیح فی التراویح النیابۃ عن شفع واحد مطلقاً ولو صلی اربعاً ولم یقعد الا فی الآخر والصحیح فی غیرھا صحۃ الکل ان صلی اربعاً، وفساد الکل ان زاد، فاغتنم ھذا التحریر، واللہ ولی التوفیق" **ترجمہ: تراویح میں صحیح یہ ہے کہ مطلقاً ایک شفع سے نیابت درست ہے اور اگر چار رکعت پڑھی اور قعدہ نہیں کیا، مگر آخری رکعت میں، تو تراویح کے علاوہ میں صحیح قول یہ ہے کہ پوری نماز درست ہو گی اگر چار رکعت پڑھیں اور پوری نماز فاسد ہو جائے گی اگر چار سے زیادہ رکعتیں پڑھی ہوں، پس اس تحریر کو غنیمت سمجھو۔ اور اللہ تعالی توفیق کا ولی ہے۔** (جد الممتار، جلد 3، صفحہ 468، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "صورت اُولیٰ (تین رکعت پڑھنے والی صورت) میں مذہب اصح پر نماز نہ ہوئی، اور قرآن عظیم جس قدر اس میں پڑھا گیا اعادہ کیا جائے۔۔۔ **چار پڑھ لیں اور قعدہ اُولیٰ نہ کیا تو مذہب مفتیٰ بہ پر یہ چاروں دو ہی رکعت کے قائم مقام گنی جائیں گی، باقی اور پڑھ لے۔**" (فتاویٰ رضویہ، جلد 8، صفحہ 180، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تراویح کا جو شفع فاسد ہو جائے، اس میں پڑھے گئے قرآنِ پاک کا اعادہ کا حکم ہوتا ہے، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "وإذا فسد الشفع وقد قرأ فيه لا يعتد بما قرأ فيه ويعيد القراءة ليحصل له الختم في الصلاة الجائزة" **ترجمہ: جب نمازِ تراویح کا کوئی شفع فاسد**

ہوجائے تو اس میں جو قرآنِ پاک پڑھا گیا تھا، وہ شمار نہیں ہوگا، اس پڑھے ہوئے کا اعادہ کرے، تاکہ ایک جائز نماز میں ختمِ قرآن مکمل حاصل ہوسکے۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب الصلوۃ، فصل فی التراویح، جلد 1، صفحہ 118، مطبوعہ کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے: "اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہوجائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے اعادہ کریں تاکہ ختم میں نقصان نہ رہے۔" (بہارِ شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 694، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سجدہ سہو لازم نہ ہونے کے دلائل:

سجدہ سہو مشروع ہونے کا سبب بیان کرتے ہوئے علامہ عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "لا یجب الا بنقصان بترک واجب ونحوہ۔لا بترک السنۃ وغیرھا فلا یجب بترک التعوذ والتسمیۃ والثناء وغیر ذلک لان ما لا یجب ھو بنفسہ کیف یجب جبر النقصان واقع بہ۔ **ولا یجب ایضاً بترک رکن عمداً کان او سھواً لان ترک الرکن مبطل للصلاۃ رأساً**" ترجمہ: سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، مگر واجب یا اس جیسے کے ترک کی وجہ سے، نہ سنت کے ترک کی وجہ سے، لہٰذا تعوذ، تسمیہ، ثناء وغیرہ کی وجہ سے واجب نہیں ہوتا، کیونکہ جو چیز خود واجب نہیں اس میں واقع ہونے والے نقصان کو پورا کرنا واجب کیسے ہوسکتا ہے؟ اور سجدہ سہو فرض کے ترک کی وجہ سے بھی واجب نہیں ہوتا خواہ جان بوجھ کر ترک کیا ہو یا بھولے سے ترک ہوا ہو، کیونکہ فرض کو چھوڑنا نماز کو سرے سے باطل کر دیتا ہے۔ (عمدۃ الرعایہ علی شرح الوقایہ، کتاب الصلوۃ، باب سجود السھو، جلد 2، صفحہ 265، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: "واجباتِ نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے، تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو واجب ہے۔۔۔ فرض ترک ہوجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی، لہٰذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں، بلکہ نماز ہوگئی۔" (بہارِ شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 708، 709، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

چار رکعتی فرضوں کا آخری قعدہ چھوڑ کر پانچویں رکعت ملالی تو اس کے متعلق فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب "الھدایہ" میں ہے: "وان قید الخامسۃ بسجدۃ بطل فرضہ عندنا خلافا للشافعی ۔۔ وتحولت صلاتہ نفلا عند ابی حنیفۃ وابی یوسف فیضم الیھا رکعۃ سادسۃ" ترجمہ: اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو فرض باطل ہوجائیں گے ہمارے نزدیک بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ۔۔۔ اور شیخین علیہما الرحمۃ کے نزدیک اس کی نماز نفل ہوجائے گی اور وہ ساتھ ایک رکعت اور ملالے۔

اس کے تحت فتح القدیر میں ہے: "وھل یسجد للسھو قیل نعم والصحیح لا لان النقصان بالفساد لا ینجبر بالسجود" ترجمہ: کیا اس صورت میں سجدہ سہو لازم ہے؟ تو کہا گیا ہے کہ "جی ہاں"، جبکہ صحیح یہ ہے کہ سجدہ سہو لازم نہیں کیونکہ یہ نقصان سجدہ سہو سے پورا نہیں ہوگا۔ (فتح القدیر مع الھدایہ، جلد 1، صفحہ 446، 447 مطبوعہ کوئٹہ)

اسی طرح تبیین الحقائق (ج 1، ص 481)، نہر الفائق (ج 1، ص 330) اور بحر الرائق میں اس مسئلے کے تحت ہے: واللفظ للآخر "لم یذکر المصنف سجود السھو لان الاصح عدم لان النقصان بالفساد لا ینجبر بالسجود" مصنف علیہ الرحمۃ نے اس مسئلے

میں سجدہ سہو کا ذکر نہیں فرمایا کیونکہ اصح قول کے مطابق سجدہ سہو لازم ہی نہیں ہے اس لئے کہ یہ نقصان سجدہ سہو سے پورا ہونے والا نہیں ہے۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق جلد 1 صفحہ 184 مطبوعہ کوئٹہ)

سجدہ سہو لازم ہونے کی صورت میں اس کا نقصان پورا ہونا شمار ہوتا تھا اور یوں یہ چاروں رکعات ہی شمار ہوتی تھیں، حالانکہ تراویح میں ایسا نہیں ہوتا، بلکہ یہ حکم تراویح کے علاوہ عام سنن و نوافل کا حکم ہے، چنانچہ حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: "أنهم قالوا: إن القعود الأول في رباعية النفل واجب يجبر بالسجود ومقتضاه أن تنوب عن تسليمتين ويجب عليه السجود إن كان ساهيا وقد يجاب بأن المذكور هنا في خصوص التراويح لكونها شرعت على هيئة مخصوصة بالسلام على رأس الركعتين فلا ينافي أنها في غيرها تجعل أربعا" فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار رکعات والے نفل میں پہلا قعدہ واجب ہوتا ہے، جس کی کمی سجدہ سہو کے ساتھ پوری کی جاتی ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ دو سلاموں کی طرف سے واقع ہو اور اس پر سجدہ سہو واجب ہو اگر بھول کر ایسا ہوا، اس کا یہ جواب دیا گیا کہ یہاں پر تراویح کی خصوصیت میں (چار رکعات کا دو کے قائم مقام ہونا) ذکر ہوا ہے، کیونکہ نمازِ تراویح دو رکعتوں پر سلام کے ساتھ ایک مخصوص ہیئت کے ساتھ مشروع ہوئی ہے، لہٰذا غیرِ تراویح کو چار رکعات بنانے میں یہ منافی نہیں ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی التراویح، ص 414، بیروت)

خاص تراویح کے معاملہ میں بھی سجدہ سہو لازم نہ ہونے کی صراحت بھی فرمائی ہے، چنانچہ مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا:
"امام نے تراویح کی نماز دو رکعت کی نیت پڑھنے کے بعد قعدہ بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر دو رکعت پڑھ کے سجدہ سہو کیا، اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟"

اس کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہو گئی، **اس میں سجدہ سہو کی کچھ ضرورت نہیں،** اگر پہلی رکعت میں قعدہ کر لیا ہو، تو چاروں دو تسمیہ سے ہو گئیں، اور اگر قعدہ نہ کیا ہو، تو ایک تسمیہ سے چاروں ہو گئیں، نزد شیخین کریمین یہی مختار ہے۔ اس کو امام ابو جعفر نے اختیار فرمایا۔ نیز امام ابو بکر محمد بن الفضل نے بھی یہی اختیار فرمایا۔ اسی کو امام فقیہ النفس قاضی خان نے صحیح فرمایا۔" (فتاویٰ مفتی اعظم ھند، جلد 3، صفحہ 138، مطبوعہ بریلی شریف)

اشکال:

درمختار میں ہے کہ دو رکعت پر قعدہ بھول گیا تو تیسری کے لیے کھڑا ہونے کی وجہ سے یہ نماز چار رکعت فرضوں کی طرح ہو جائے گی کہ جیسے چار رکعتی فرضوں کا قعدہ اُولیٰ بھول جانے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے، اسی طرح اس میں بھی یہی حکم ہو گا اور یہ واجب بن جائے گا اور پھر آخری قعدہ فرض ہو جائے گا اور آخر میں سجدہ سہو بھی لازم ہو گا، جس سے نماز درست ہو جائے گی اور چاروں رکعت شمار ہوں گی۔ چنانچہ عبارت یہ ہے: "صلى أربعا فأكثر (لم يقعد بينهما) استحسانا لأنه بقيامه جعلها صلاة واحدة فتبقى واجبة و الخاتمة هي الفريضة وفي التشريح: صلى ألف ركعة ولم يقعد إلا في آخرها صح خلافا لمحمد، ويسجد للسهو" ترجمہ: کسی

نے چار رکعات یا اس سے زیادہ نفل یوں پڑھے کہ دو رکعات پر قعدہ نہیں کیا تو استحساناً (جائز ہے) کیونکہ تیسری کی طرف قیام کرنے کی وجہ سے یہ ایک نماز بن جائے گی، تو قعدہ اُولیٰ واجب ہو کر باقی رہ جائے گا اور آخری قعدہ فرض ہو جائے گا۔

اس کے تحت شامی میں ہے: "(قوله فتبقى واجبة إلخ) أي كما في نظيره من الفرض الرباعي، فإن القعدة الأولى فيه واجبة لا يبطل بتركها والفريضة التي يبطل بتركها إنما هي الأخيرة" ترجمہ: (شارح کا قول: قعدہ اولیٰ واجب ہو جائے گا۔۔۔ الخ) یعنی اس کی نظیر چار رکعتی فرض نماز ہے، کیونکہ اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہوتا ہے، جس کے ترک سے نماز باطل نہیں ہوتی اور فرض کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور وہ صرف آخری قعدہ ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر والنوافل، جلد2، صفحہ 36، دار الفکر، بیروت)

جواب:

اشکال میں بیان کی گئی عبارت تراویح کے متعلق نہیں ہے، بلکہ عام نفل نماز کے متعلق ہے، جبکہ نمازِ تراویح کے متعلق در مختار اور پھر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی استثناء کیا ہے کہ تراویح کے متعلق صحیح یہ ہے کہ دو رکعتیں ہوں گی، چنانچہ اسی عبارت کے درمیان میں ہی علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ تراویح کی نماز کا استثناء کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "لكن صححوا في التراويح أنه لو صلاها كلها بقعدة واحدة وتسليمة أنها تجزئ عن ركعتين" ترجمہ: فقہائے کرام نے تراویح کے متعلق تصحیح کی ہے کہ اگر تمام رکعات ایک ہی قعدے اور ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھیں، تو وہ ساری دو رکعتوں کی طرف سے کفایت کریں گی۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر والنوافل، جلد2، صفحہ 36، دار الفکر، بیروت)

اسی طرح در مختار میں بھی دو سے زیادہ تراویح پڑھنے کو دو کے قائم مقام کہا گیا ہے، عبارت یہ ہے: "فلو فعلها بتسليمة؛ فإن قعد لكل شفع صحت بكراهة وإلا نابت عن شفع واحد به يفتى" مفہوم واضح ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ باب الوتر و النوافل، مبحث صلاۃ التراویح، جلد2، صفحہ 45، دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس فرق کو بہت واضح انداز میں بیان فرمایا ہے کہ عام نوافل اور تراویح کی نماز کا اس معاملے میں فرق ہے، جیسا کہ جد الممتار کی عبارت اوپر ذکر کی گئی، مزید ایک اور مقام ملاحظہ کیجیے، چنانچہ لکھتے ہیں: "ان النيابة عن شفع واحد مختص بالتراويح واما بقية السنن والنوافل فان صلى اربعاً كسنن الظهر او صلاة الضحى ولم يقعد على راس الثانية صحت الكل على المذهب الصحيح استحسانا، وفى الهنديه عن المحيط: (صلى الاربع قبل الظهر ولم يقعد على راس الركعتين جاز استحساناً) اھ" ترجمہ: بے شک ایک شفع کی نیابت تراویح کے ساتھ خاص ہے اور بہر حال بقیہ سنن اور نوافل تو اگر چار رکعت پڑھیں، جیسا کہ ظہر کی سنتیں یا چاشت کی نماز اور دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو مذہب صحیح پر استحساناً چاروں رکعتیں صحیح ہیں، اور ہندیہ میں محیط کے حوالے سے ہے کہ (ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں اور دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا، تو استحساناً جائز ہے۔ (جد الممتار، جلد 3، صفحہ 470، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مذکورہ بالا تمام بحث سے ثابت ہوگیا کہ تراویح کی نماز میں بھولے سے قعدہ نہیں کیا اور چار رکعات پر قعدہ کر کے نماز مکمل کی تو یہ فقط دو رکعتیں شمار ہوں گی اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوگا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Aqs-2919

تاریخ اجراء : 19 رمضان المبارک 1447ھ/09 فروری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net